



(۸۶)

آب کوثر

مصنفہ

شاعر مشہور و معروف فردوسی ہند قادر الکلام

حسان الہند عالی جناب

چودھری دلو رام صاحب کوثری

جس کی اشاعت کے کلی اختیارات پبلشر ملک علم الدین صاحب مودودی

سے زر خرید کر کے

حکیم سید ہاشم علی شاہ جیلانی موجد سرمہ شاہی مؤلف شاہی جنتری رجسٹرڈ ۲۱۸۶

مالک شاہی کتب خانہ ۲۱۸۸ و جعفریہ بک ایجنسی رجسٹرڈ ۲۲۲۶

فیض باغ لاہور نے شائع کیا

قیمت فی جلد ۵ر

وی پی پانچ جلد سے کم نہ ہوگا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　اللھم صل علی محمد و آلِ محمد

پہلا جام

مجھے نعت نے شادمانی میں رکھا
کہ مصروف شیریں بیانی میں رکھا
میں لکھتا رہا نعت اور شب بھر
قمر کو مری پاسبانی میں رکھا
نہیں اختیار اب سے [illegible] گوئی
یہی شغل جس نے جوانی میں رکھا
درِ مصطفیٰ کی ملے گر گدائی
تو پھر کیا ہے صاحبقرانی میں رکھا
محمد کو بے سایہ حق نے بنایا
یہ پہلا نشاں نقشِ ثانی میں رکھا

جو ذرّہ اُڑا شہؐ کی گردِ قدم کا
زمانے نے تاجِ کیانی میں رکھا



نہ کر آفتابِ فلک اِتنا غرّہ
کہ تجھ کو بھی ہے دارِ فانی میں رکھا

بظاہر تو جلتا ہے پر حیف نیرا
نہیں حصّۂ سوزِ نہانی میں رکھا

درِ حضرتِ مصطفےٰؐ مجھ کو بخشا
مجھے منزلِ آسمانی میں رکھا

تو ہے دربدر گردشِ آسماں سے
مجھے حلقۂ مہربانی میں رکھا

نہ کر شور اے بلبلِ گُل فسانہ
ہے کیا تیری اِس لن ترانی میں رکھا
میں ہُوں نعت گو میرا رُتبہ بڑا ہے
نہیں کچھ تری ہمزبانی میں رکھا
خُدا نے کئے جبکہ تقسیم رتبے
تو یُوں سب کو پھر قدردانی میں رکھا
کہ آدمؑ کو فخرِ ملائک بنا کر
اُنہیں جنّتِ جاودانی میں رکھا
بڑی عمرِ نوحؑ نبی کو عطا کی
سلامت جو طوفاں سے پانی میں رکھا
دیا خضرؑ کو چشمۂ آبِ حیواں
براہیمؑ کو باغبانی میں رکھا

دیا حسنِ بے مثل یوسفؑ کو اُس نے
سلیمانؑ کو حکمرانی میں رکھا
دمِ زندگی بخش عیسیٰؑ کو بخشا
تو موسیٰؑ کو خوش لن ترانی میں رکھا
محمدؐ کو بھیجا جو آخر خدا نے
اُنہیں رتبۂ لامکانی میں رکھا
مرے منہ سے منظور تھی نعتِ حضرتؐ
مجھے فردِ رطب اللسانی میں رکھا



ذرا نقشۂ نعت کا کر نظارہ
ہے کیا نقش بہزاد و مانی میں رکھا

بہارِ ریاضِ ثنائے نبیؐ نے
دہن کو مرے گُل فشانی میں رکھا

نبیؐ کے ہوئے نعت گو دو برابر
کہ دونوں کو اک مدح خوانی میں رکھا

ہے حسّان پہلا تو مَیں دوسرا ہُوں
نہیں فرق اوّل میں ثانی میں رکھا

خُدا نے اُسے سونپی محفل عرب کی
مجھے بزمِ ہندوستانی میں رکھا

اُسے سَیر دکھلائی دشتِ بیاں کی
مجھے غرق بحرِ معانی میں رکھا

عرب میں وہ صحرائے قدرت سے پہنچا
اُسے ریگ ہی کی روانی میں رکھا
مَیں کوثر سے پنجاب میں آیا یارو
مجھے حق نے پانی ہی پانی میں رکھا
لکھیں کوثری عمر بھر ہم نے نعتیں
نہ کچھ اَور غم زندگانی میں رکھا

دُوسرا جام

نئی نعت لکھوں نیا سال ہے
کہ نوروز سے جی بھی خوشحال ہے

خُدا ہے محمدؐ ہے اُور آلؑ ہے
سِوا اِن کے جو کچھ ہے جنجال ہے

سمندِ قلم کی دمِ وصف شاہ
نئی ہے روش اُور نئی چال ہے

ہے نعتِ نبیؐ ذکرِ پروردگار
کہ یہ تو عملِ حُسنِ اعمال ہے

نمازوں میں شہ کا تصوّر ہے
کہ یہ حال ہے اُور وہ قال ہے

رسائی ہے جس کی درِ شاہؐ پر
وُہی صاحبِ جاہ واقبال ہے

پیمبر کی اُنگلی کا ہے وہ نشاں
رُخِ مہ پہ سمجھا جسے خال ہے

ڈروں تیغِ آفت سے کیوں وارسے
کہ نامِ محمدؐ مری ڈھال ہے
غمِ دین و دُنیا مجھے کچھ نہیں
ثنا خوانِ شہؐ فارغ البال ہے
نہیں کچھ مرے دل میں جُز شوقِ نعت
کہ ہر حسرت و حرص پامال ہے
مَیں عُسرت میں لکھتا ہوں نعتِ نبیؐ
خدائے جہاں کا یہ افضال ہے
ورق چند ہیں نعت کے میرے پاس
یہی اپنی پُونجی یہی مال ہے
ہے پائے محمدؐ سرِ دلِ تُو رام
یہ نسبت مرے اوج پر دال ہے

مدینے کے آنے لگے خواب روز
میاں کوثریؔ نیک یہ فال ہے

تیسرا جام

ہم مرد ہیں اور عشق ہے مردانہ ہمارا
محبوبِ الٰہی سے ہے یارانہ ہمارا
کیا پوچھتے ہو کوثر و فردوس کا قصہ
یہ باغ ہمارا ہے۔ وہ میخانہ ہمارا
محشر میں بچالیں گے نبیؐ مجھ کو یہ کہہ کر
چھیڑو نہ اِسے یہ تو ہے دیوانہ ہمارا

کیا اے فلکِ پیر ترا خوف کریں ہم
یا ہر تری گردش سے ہے کاشانہ ہمارا
کیوں ساقیِ گردوں تو مری کرتا ہے دعوت
تجھ سے نہ بھرا جائے گا پیمانہ ہمارا
آقا ہے نبیؐ اور علیؑ اپنا ہے مولا
ملتا ہوا اسلافؒ سے ہے افسانہ ہمارا
کندن ہے وہی کوثریؔ جو خاک میں دمکے
اس واسطے ہے بھیس فقیرانہ ہمارا



چوتھا جام

عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تھا مجھے عشقِ محمدؐ جب کہ یہ عالم نہ تھا
بس خلا ہی تھا خلا حوّا نہ تھی آدم نہ تھا

چاند سورج آسماں تارے زمیں دریا نہ
گل نہ تھا گلشن نہ تھا اور قطرۂ شبنم نہ تھا

انقلابِ دہر کا قانون تھا حرفِ فنا
تھی خوشی معدوم بالکل اور پیدا غم نہ تھا

دفترِ پیدائش و اموات قطعی بند تھا
محفلِ شادی نہ تھی اور خانۂ ماتم نہ تھا

برہم و درہم مرقع تھا جہانِ ہیچ کا
بادشہ کوئی نہ تھا اور سکۂ درہم نہ تھا
آب و آتش صنعتِ تحلیل میں محلول تھے
خاک میں یہ خاکساری اور ہوا میں دم نہ تھا
عاشق و معشوق کا رازِ محبت تھا نہاں
مونس و ہمدم نہ تھا اور آشنا محرم نہ تھا
کوثریؔ اُسوقت بھی تھا مجھ کو عشقِ مصطفٰےؐ
آجکل جیسا ہے عشق ایسا ہی تھا کچھ کم نہ تھا

پانچواں جام

کوثری تنہا نہیں ہے مصطفےٰ کے ساتھ ہے
جو نبیؐ کے ساتھ ہے وہ کبریا کے ساتھ ہے
کس لئے پھر دے رہے آزار ہیں اشرارِ قوم
اُس کا کیا کریں گے جو خیرالورا کے ساتھ ہے
کچھ نہیں حسرت یدِ بیضا کی مجھ کو اے کلیمؑ
ہاتھ اپنا دامنِ آلِ عبا کے ساتھ ہے
انکشافِ مدّعا پیشِ احد میں کیا کروں
میمِ احمد ہے کہ جو میری دُعا کے ساتھ ہے

سلہ دُعا میں میم ملانے سے مدّعا بن جاتا ہے۔ میرا مدّعا یہی ہے۔ کہ میمِ احمد میری دُعا کے ساتھ ہے۔ (کوثری)

رحمۃٌ للعالمین کے حشر میں معنی کھلے
خلق ساری شافعِ روزِ جزا کے ساتھ ہے
دے کے دتّو رام کو حضرت گئے جنّت میں جب
غُل ہُوا ہندو بھی محبوبِ خدا کے ساتھ ہے



چھٹا جام

ہے ظلمت میں آبِ بقا یا محمدؐ

مدینے میں مجھ کو بُلا یا محمدؐ
ذرا اپنا رُخ دکھا یا محمدؐ
نہ فرقت میں مجھ کو رُلا یا محمدؐ
نہ عاشق کو اپنے ستا یا محمدؐ

مجھے لوگ کہتے ہیں دیوانہ تیرا
کہوں اَور کیا ماجرا یا محمّدؐ
نہ کھولوں گا برقِ تجلّی سے آنکھیں
تصوّر ہے تیرا سدا یا محمّدؐ
خدا تیرا عاشق۔ تُو عاشق خدا کا
مَیں تم دونوں پر ہوں فدا یا محمّدؐ
خدا کی خدائی میں تجھ سا نہیں ہے
تو یکتا ہے بعد از خدا یا محمّدؐ
نہیں بادشاہوں کی کچھ مجھ کو پروا
ترے در کا ہوں مَیں گدا یا محمّدؐ
نہ زندوں سے صحبت نہ زاہد سے نہ غیبت
مرا حال کیا یہ ہُوا یا محمّدؐ

تمہاری بدولت خدا مجھ کو بخشے
ہو مقبول میری دُعا یا محمدؐ
ترا کوثری رہتا ہے ہندوؤں میں
ہے ظلمت میں آبِ بقا یا محمدؐ

ساتواں جام

دِل وجاں کا آرام نامِ علیؓ ہے

روا جس سے ہو کام۔ نامِ علیؓ ہے
دِل وجاں کا آرام۔ نامِ علیؓ ہے
وظیفہ ہے، زاہد کا یہ اسمِ اعظم
مجاہد کی صمصام۔ نامِ علیؓ ہے

اِسی نام سے بڑھتا ہے جوشِ ایماں
ترقیٔ اسلام ۔ نامِ علیؑ ہے
ہیں سرشار جس سے بزرگانِ ملّت
مئے حق کا وُہ جام ۔ نامِ علیؑ ہے
مُحب کو نجات اس سے ہوتی ہے حاصل
عدُو کے لئے دام ۔ نامِ علیؑ ہے
بلا ٹل گئی لیتے ہی نامِ حیدرؑ
کہ راحت کا پیغام ۔ نامِ علیؑ ہے
کہوں کوثری کیا مَیں اس کے فضائل
خُود اللہ کا نام ۔ نامِ علیؑ ہے

آٹھواں جام

پُوچھا جب حق نے کہ تُم دُنیا میں کیا کرتے رہے
کہہ دیا ہم نے ثنائے مصطفٰےؐ کرتے رہے

بند رہتے دِین کے کیوں کام بعد از مصطفٰےؐ
مُشکلیں اُمّت کی حل مُشکل کُشا کرتے رہے

کچُھ نہ ہاتھ آیا اُنہیں محنت گئی برباد سب
جو علیؑ کو چھوڑ کر یادِ خدا کرتے رہے

کیا دکھائیں گے وہ مُنہ اپنے نبیؐ کو حشر میں
جو کہ آزردہ دِل خیر النساؑ کرتے رہے

اشقیا میں اور اہلِ بیتؑ میں یہ فرق ہے
وہ جفا کرتے رہے اور یہ دُعا کرتے رہے

حضرتِ شبیرِ دینِ مصطفےٰ کے نام پر
صبح سے تا عصر بچوں کو فدا کرتے رہے

معرفت کہتے ہیں اس کو بھوک و غم میں حسینؑ
زیرِ خنجر بھی نمازِ حق ادا کرتے رہے

تنگ دستی میں فراخی میں غرض ہر حال میں
اختیار اہلِ صفا صبر و رضا کرتے رہے

کوثریؔ پھر قبر میں کیا ہوتی ایذا جبکہ ہم
عمر بھر ذکرِ شہیدِ کربلا کرتے رہے



نواں جام

کرلے ہندو بیاں اس طرز سے تُو وصف احمدؐ کا
مسلماں مان جائیں لوہا سب تیغِ مہند کا

جُدا اک لام دِلّو رام ہے میمِ محمدؐ سے
تعلّق سو طرح کا ہے مشدّد سے مشدّد کا

محمدؐ اور دِلّو رام میں نقطہ نہیں کوئی
کہ ہے مدّاح اور ممدُوح میں یہ ربط کس حد کا

کبھی گنگا میں آ ڈُوبا کبھی کوثر پہ جا نکلا
پتہ کچھ بھی نہیں مخصوص درویش مجرّد کا

یہی ہر چار عنصر کا اشارہ ہے کہ لے رستہ
مدینے کا نجف کا کربلا کا اور مشہد کا

لکھوں کیا کوثریؔ میں کونسا قصہ ہے اب باقی
محمدؐ جب خدا کا ہے خدا جب ہے محمدؐ کا

دسواں جام

یا علیؑ المرتضٰےؑ اے رازدانِ مصطفٰےؐ
مصطفٰےؐ کے بعد تیرا ہے مکانِ مصطفٰےؐ
جس کا مولا مصطفٰےؐ ہے اُس کا مولا تو بھی ہے
دوست رکھتے ہیں تجھے سب دوستانِ مصطفٰےؐ
شوہرِ زہراؑ ہے تو نسلِ علیؑ اصلِ علیؑ
تجھ سے قائم ہے جہاں میں خاندانِ مصطفٰےؐ

ہے حسنؓ خورشید تیرا ہے قمر تیرا حسینؓ
یہ ہے رُوحِ مصطفٰےؐ اور وہ ہے جانِ مصطفٰےؐ

لحمک لحمی تجھے اکثر محمدؐ نے کہا
نفسِ پیغمبرؐ ہے تو حسبِ بیانِ مصطفٰےؐ

ہے ترا دیدار دیدارِ حبیبِ ذوالجلال
تیری کرتے ہیں زیارت عاشقانِ مصطفٰےؐ

تُو ہے بابِ مصطفٰےؐ اور مصطفٰےؐ ہیں شہرِ علم
بے ترے کیونکر ملے پھر آستانِ مصطفٰےؐ

کعبۂ ربِّ جہاں تیری وِلادت گاہ ہے
پاک اور طاہر ہے تو مثلِ دہانِ مصطفٰےؐ

نُور تیرا نورِ احمدؐ۔ نورِ احمد۔ نورِ حق
شان تیری شانِ حق ہی یا ہے شانِ مصطفٰےؐ

بھر گیا علمِ لدُنّی سینۂ پُر نور میں
جبکہ تُو نے مہد میں چُوسی زبانِ مصطفےٰ

تجھ سے آئینِ ادب سیکھے ہیں اُس نے قبلِ خلق
کیوں نہ پھر رُوح القدس ہو پاسبانِ مصطفےٰ

جس طرح خورشیدِ تاباں سے منوّر ہے فلک
اس طرح روشن ہے تجھ سے آسمانِ مصطفےٰ

حامیٔ مِلّت ہے تُو اے خسروِ خیبر شکن
ہو گئے معدوم تجھ سے دشمنانِ مصطفےٰ

بسترِ خیرالوریٰ پر سو یا تو ہجرت کی شب
خوف میں تو بن گیا دارالامانِ مصطفےٰ

تیری تیغِ کفر کُش اسلام کی پہلی بنا
تیرا علم پاک ہے فیضِ لسانِ مصطفےٰ

اے وصیِ مصطفےٰ تو سابق الاسلام ہے
ذاتِ اقدس ہے تری جانِ جہانِ مصطفےٰ

تیری شمشیرِ دودم کی آبِ نصرت کیا کہوں
جس سے ہے سرسبز اب تک بوستانِ مصطفےٰ

خندق و بدر و اُحد میں تُو تنِ تنہا لڑا
تیرا دم گویا تھا اِک فوجِ گرانِ مصطفےٰ

چُوم لیتی تھی پھریرا نصرتِ پروردگار
جب اُٹھاتا تھا وغا میں تُو نشانِ مصطفےٰ

کوثریؔ کے کام دو ہیں ایک ہی لیکن مآل
ہے ثنا خواں تیرا یہ اور مدح خوانِ مصطفےٰ

گیارھواں جام

شفاعت

جس دم دبایا مجھ کو گناہوں کے بار نے
میں شافعِ گنہ کو لگا پھر پکارنے
حضرتؐ نے آ کے مجھ کو سبکدوش کر دیا
رحمت بڑی کی شافعِ روزِ شمار نے
دیکھا بنا کے جب کہ محمدؐ کا حسن و نور
محبوب اپنا کر لیا پروردگار نے
منکر نکیر کرنے لگے عذر و معذرت
کس کا لیا ہے نام یہ صاحب مزار نے

ہاں ہاں نکل گیا مرے مُنہ سے علیؑ کا نام
مشکل کی میری حل شہِ دُلدُل سوار نے
دُنیا میں بے شمار خطابات آج تک
شاہوں سے پائے بعض صغار و کبار نے
لیکن خطاب مجھ کو ملا سب سے خُوب تر
حسرت بڑی کی جس کی ہر اک شہریار نے
رندِ خراب ساقئ کوثر مجھے کہو
بخشا ہے یہ خطاب شہِؑ ذوالفقار نے
ہے نام دِلّو رام تخلص ہے کوثریؔ
دَیر و حرم کی سَیر کی اِس خاکسار نے

بارھواں جام

تسبیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی

بارہ امام ۔ چاردہ معصوم ۔ پنج تن
پھر عشرۂ مبشرہ ۔ اور چار یار بھی
ان سب میں جو شریک ہو وہ ہے علیؑ فقط
سب سے جدا ہے اور ہے سب میں شمار بھی
ہجرت کی شب تھا بستر احمدؐ پہ محوِ خواب
اک شب میں جانشیں بھی بنا جاں نثار بھی
داماد بھی نبیؐ کا وہ نفسِ نبیؐ بھی ہے
یہ مسئلہ ہے سہل بھی اور پیچدار بھی

مُشکل کشائے خلق ہے اور فاقہ کش ہے وہ
بے اختیار بھی ہے وہ بااختیار بھی
یکتا وہ زہد میں ہے شجاعت میں فرد ہے
تسبیح بھی ہے ہاتھ میں اور ذوالفقار بھی
اللہ اکبر اُس مرے مولا کی شانِ پاک
مزدور بھی ہے اور شہِ دُلدل سوار بھی
حُبِّ علیؑ سے دِل ہے غنی فقر و عُسر میں
ہے کوثریؔ غریب بھی اور مالدار بھی

رباعی

کیا پہنچا مسیحا جو فلک پر پہنچا
مقصود کو اپنے نہ سکندر پہنچا
اللہ غنی کوثری ایسا چالاک
گنگا سے جو پھسلا لبِ کوثر پہنچا

ہندو کی بخشش

محشر میں دی فرشتوں نے داور کو یہ خبر
ہندو ہے ایک احمدِ مرسل کا مدح گر

ہے بُت پرست اگرچہ وہ لیکن ہے نعت گو
احمدؐ کی نعت لکھتا ہے دُنیا میں بیشتر
ہے نام دِلّو رام تخلّص ہے کوثریؔ
لے جائیں اُس کو خُلد میں یا جانبِ سقر
سُنتے ہی یہ ملائکہ سے اک انوکھی بات
فرمایا ذوالجلال نے جنّت ہے اُس کا گھر
اللہ اکبر احمدِ مرسل کا یہ لحاظ
کی حق نے لُطف کی سگِ دُنیا پہ بھی نظر

ہندو سہی مگر ہوں ثنا خوانِ مصطفٰےؐ

ہندو سمجھ کے مجھ کو جہنّم نے دی صدا
مَیں پاس جب گیا تو نہ مجھ کو جلا سکا

بولا کہ تجھ پہ کیوں مری آتش ہوئی حرام
کیا وجہ تجھ پہ شعلہ جو قابو نہ پا سکا
کیا نام ہے تو کون ہے مذہب ہے تیرا کیا
حیراں ہوں میں عذاب جو تجھ تک جا سکا
میں نے کہا کہ جائے تعجب ذرا نہیں
واقف نہیں تو میرے دلِ حق شناس کا
ہندو سہی ۔ مگر ہوں ثنا خوانِ مصطفٰے
اس واسطے نہ شعلہ ترا مجھ تک آ سکا
ہے نام دِتّو رام تخلص ہے کوثری
اب کیا کہوں بتا دیا جو کچھ بتا سکا



جنّتُ البقیع

کیا جنّت البقیع کی شانِ رفیع ہے
بُرجِ فلک ہر ایک مزارِ بقیع ہے
چھُپ جائے عرش جس میں وہ دامن وسیع ہے
بارہ مہینے سے یہ بہارِ ربیع ہے

خلدِ نعیم جہاں میں یہی ارضِ پاک ہے
کحل البصر یہیں کی زمانے میں خاک ہے

مدفون جو یہاں ہے وہ غم سے ہے رستگار
دوزخ کا کچھ عذاب نہ مرقد کا ہے فشار
برزخ کا ہے زمانہ یہاں موسمِ بہار
جنّت کے نور کا ہے اِسی خاک پر قرار

اس سے دکان دُور ہے دُنیائے زحمت کی
سرحد ملی ہوئی ہے اسی سے بہشت کی
ہے جنّت البقیع کی جنّت کو جستجو
مٹی کے عطر میں بھی بسی ہے یہیں کی بُو
اِس خاک پاک کی ہے دو عالم میں آبرو
زمزم کو اس کی چاہ ہے کوثر کو آرزو
ذرّہ ہے آفتاب اِسی ارضِ پاک کا
صدقہ ہے یہ تمام بزرگوں کی خاک کا
مٹی میں اس کی مٹی بزرگوں کی ہے
حرمت ہے اس کی پیشِ خداوند ایز
مشتاق اس کے رہتے ہیں قدسی و
اس کی ہوا کے بھوکے ہیں خلدی و

پڑتی ہے اس پہ چشم اُمِّ جبرئیل کی
اس خاک میں صفا ہے مئے سلسبیل کی
ہے اس زمیں کا پیشِ خدا مرتبہ بڑا
لکھا ہے ایک کافرِ صد سالہ جو مرا
گزرا جنازہ پاس سے اُس شخصِ غیر کا
خاکِ بقیع اُڑکے کفن پر گری ذرا
دوزخ میں خاکِ پاک کا جانا محال تھا
کافر کا باغِ خلد بھی پانا محال تھا
کہتی تھی خاکِ پاک کہ ناجی تُو ہو چکا
کہتا تھا کفر لے کے جہنّم میں جاؤں گا
کفر اور خاکِ پاک میں جھگڑا جو یوں پڑا
آخر خدا نے لطف سے زندہ اُسے کیا

آئی ندائے غیب کہ کیا تیج پڑ گیا
کلمہ تو پڑھ کہ تیرا نصیب آج لڑ گیا
کلمہ پڑھا نبیؐ کا جو بخشش کی چاہ میں
تخفیف ہو گئی وہیں جرم و گناہ میں
مقبول ہو گیا وہ حضورِ الٰہ میں
رستہ ملا بہشت کا دوزخ کی راہ میں
اُس کو نہ پھر ہوا ہوئی دنیائے زشت کی
مُندتے ہی آنکھ کھل گئی کھڑکی بہشت کی
مرنے کے بعد کیا ہوا حق اُس پہ مہرباں
آئی بہار اُس کے چمن میں پس از خزاں
ہے جنّت البقیع کی رحمت یہ بے گماں
ہاں جنّت البقیع بھی جنّت کا ہے نشاں

یہ ارض پاک آفت دُنیا سے پاک ہے
کیونکر نہ پاک ہو کہ بزرگوں کی خاک ہے

ہے جنّت البقیع بزرگوں کی یادگار
ہیں اہلِ بیت پاک کے اکثر یہیں مزار

قبرِ جناب فاطمہ زہرؑا کے مَیں نثار
جس پر ہے اُس کے فضل و فضائل کا انحصار

شامل جو اس میں خاک ہے آلِ رسُول کی
اس واسطے خدا نے یہ حُرمت قبول کی

قبرِ حسنؑ یہیں ہے نہیں اس میں کچھ کلام
زین العبا کا بعد قضا ہے یہیں قیام

مدفوں یہاں ہیں باقر و جعفر سے بھی امام
کچھ اَور بھی ہیں تربت سادات نیکنام

اصحابِ مصطفےٰ بھی یہاں دفن چند ہیں
قبروں سے جن کی اس کے مراتب بلند ہیں
کہتے ہیں سیّدہ کا یہاں ہے جہاں مزار
کرسی و عرش اُس کی فضیلت پہ ہیں نثار
میدانِ حشر ہوگا اِسی جا سے آشکار
پہنچے گا واں پہ تختِ خداوندِ روزگار
دربارِ ذوالجلال مقامِ بقیع ہے
کیا جنّت البقیع کی شانِ رفیع ہے
سب کچھ یہ فاطمہؑ کا تصدّق ہے بے گماں
ورنہ کبھی تھے اس پہ مزارِ یہودیاں
قبرِ جنابِ فاطمہ کے چند ہیں نشاں
جن میں سے اس جگہ بھی علامت ہے کچھ عیاں

اغلب یہی ہے قبر یہیں ہی بتولؑ کی
یا پاس ہے رسول کے بیٹی رسولؐ کی
کیا بضعۃ الرسول کی شانِ جلیل ہے
بابا رسولِ پاک ہے دادا خلیلؑ ہے
عیسیٰ بھی ایک اُن کی شفا کا علیل ہے
رکھ اعتقاد کیوں تجھے فکرِ دلیل ہے
نورِ دلِ فلک درِ زہراؑ کی خاک ہے
پڑھتا درود اس پہ خداوندِ پاک ہے
تقطیعِ شعر میں تجھے ہر دم یہی ہے دُھن
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلُن
شاہوں کے وصف و ذکر میں کھوتا ہے کیوں سخن
ہاں آلِ مصطفےٰؐ کے مناقب ذرا تو سُن

پایا وہ کس نے پایا جو پایہ بتولؑ نے
فرمایا کس کو اُمِّ ابیہا رسولؐ نے
حقّا بہارِ باغِ نبوت ہے فاطمہؑ
زینت دہِ مقامِ امامت ہے فاطمہؑ
کوثر ہے جس کی کسرِ وہ کثرت ہے فاطمہؑ
نقد بہائے خلعتِ وحدت ہے فاطمہؑ
توحیدِ کردگار جنابِ بتولؑ ہے
اصل فروع اور وہ فرعِ اصول ہے
معصومہؑ ہے کہ حرمتِ حوّاؑ ہے فاطمہؑ
دُنیا میں شاہزادیٔ دُنیا ہے فاطمہؑ
خاتونِ خلد۔ مریمؑ کبریٰ ہے فاطمہؑ
صدیقہؑ ہے بتولؑ ہے زہراؑ ہے فاطمہؑ

سب عورتوں میں ایسی فضیلت کسی کی ہے
بیٹی نبیؐ کی اور وہ زوجہ علیؑ کی ہے
اُمّ الحسن ہے مادرِ شبّیر خوش شعار
القصّہ وہ ہے جدّۂ ساداتِ باوقار
کیا مجھ سے اب فضائلِ زہرؑا کا ہو شمار
خوش جس سے فاطمہؑ ہے خوش اُس سے ہے کردگار
بندی بھی ہے خدا کی وہ، نورِ خدا بھی ہے
وہ اشرف النساء بھی ہی خیر النساء بھی ہے
بابا ہے وہ کہ ختمِ رُسُل جس کا ہے لقب
شوہر امامِ ہر دو سرا سیّد العرب
بیٹے حسنؑ حسینؑ ہیں خادم ہیں جن کے سب
جُز کارِ خیر جن کو نہ دُنیا میں تھی طلب

شوہر سخی ہے خود بھی سخی ہے پسر سخی
واللہ فاطمہؑ کا ہے سب گھر کا گھر سخی

آئی ہے کس کو چادرِ تطہیر یہ کہو
عفت کا ملک کس کی ہے جاگیر یہ کہو
منظورِ حق کو کس کی ہے توقیر یہ کہو
بیٹے ہیں کس کے شبّر و شبیر یہ کہو
تکریم کس کی گھر میں جناب علیؑ نے کی
تعظیم کس کی برسرِ منبر نبی نے کی

لکھا ہے یہ کہ جمع تھے اصحابِ باوفا
وحیِ خدا سناتے تھے منبر پہ مصطفٰے
سن تین سال کا تھا جنابِ بتولؑ کا
مسجد میں کھیلتی ہوئی آئی وہ باصفا

بیٹی کو آپ دیکھ کے شاداں بڑے ہوئے
تعظیمِ فاطمہؑ کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے
اصحاب نے جو دیکھا یہ اُلفت کا ماجرا
کی عرض ۔ یا نبیؐ ہمیں حیرت ہوئی سوا
ابلاغ چھوڑ کر ادبِ فاطمہؑ کیا
گبر و یہود طعن کریں گے ۔ یہ برملا
بے چین اسقدر ہے جو بچوں کے پیار میں
تبلیغ کر سکے گا وہ کیا روزگار میں
یہ سُنکے دُر فشاں ہوئے یوں بادشاہِ دیں
بیٹی سمجھ کے اپنی مَیں ہرگز اُٹھا نہیں
توحیدِ ذوالجلال ہے زہراؑ یہ بالیقیں
وحدت کا پاس کرنا ہے اک فرضِ مُرسلیں

توحید حق کا دل پہ اثر جب بڑا ہُوا
احکامِ وحی چھوڑ کے میں اُٹھ کھڑا ہُوا
پیدا بزرگ ہوں گے وہ بطنِ بتولؑ سے
دُنیا کو پاک صاف کریں گے جہول سے
ماہر وہ ہوں گے جملہ فروع و اُصول سے
کام اُن کو ہو گا دینِ خدا و رسولؐ سے
سر کو کٹا کے دین کو قائم کرینگے وہ
اور بھوکے پیاسے راہِ خدا میں مرینگے وہ
یہ رمز سُن کے ہو گئے اصحاب مطمئن
پڑھنے لگے درود جوان اَور سب مُسِن
کہتے تھے بار بار یہی حُور و انس و جن
صلِّ علیٰ محمّد و آلِ محمّد

یہ جس کی ہے ثنا وہ سپردِ بقیع ہے
کیا جنت البقیع کی شانِ رفیع ہے

ہوگا جو روزِ حشر زمانہ میں آشکار
سب کو ملے گا حکم خداوندِ روزگار
سب اپنی اپنی آنکھیں کریں بند ایکبار
اُٹھتی ہے اپنی قبر سے زہرا باوقار
جب تک نہ یہ بہشت میں پہنچے بقیع سے
کھولے نہ کوئی آنکھ شریف و وضیع سے

القصہ اُٹھ کے فاطمہ اپنے مزار سے
یوں پھر کرے گی عرض وہ پروردگار سے
بہتر بقیع مجھ کو ہے باغ و بہار سے
محفوظ یاں رہی ہوں عذابِ فشار سے

چھوڑونگی مَیں نہ اسکو مجھے اس سے پیار ہے
آیندہ تو خدا ہے تجھے اختیار ہے

فرمائے گا خدا تری عرضی قبول کی
بیٹی ہے تو ہمارے محمدؐ رسول کی
پھر حکم حق یہ ہو گا نہیں بات طول کی
جنّت ملے بقیع سے خاطر بتول کی

تختہ ریاضِ خلد کا ارضِ بقیع ہے
کیا جنّت البقیع کی شانِ رفیع ہے



حال دل مسرور حصار اسلام
مسلم کو ہوا طور حصار اسلام
احمدؐ سا ہُوا اس کا مددگار و محمد
کس طرح ہو محصُور حصار اسلام

شش جہت میں پرچم اسلام لہرائیگا پھر

کوئی دن میں دورِ دینِ مصطفٰےؐ آئے گا پھر
شش جہت میں پرچم اسلام لہرائے گا پھر
ملّتِ بیضا کی پھر پھیلے گی ہر سُو روشنی
شعلۂ ادیانِ کفر و شرک بجھ جائے گا پھر

مہدئ آخر زماں فرمائیں گے آخر ظہور
صورتِ دجّال مُنہ کی ہر عدو کھائے گا پھر
شرک پر توحید غالب یک بیک آجائیگی
کفر پر ایمان فتحِ آخری پائے گا پھر
ہر طرف ہو جائے گا سارا اندھیرا کفر کا
آفتابِ دینِ داور جلوہ دکھلائے گا پھر
ہر طرف امن و اماں ہوگا جہاں میں بیگماں
ظلم و طغیاں کا نشاں فی الفور مٹ جائیگا پھر
خلق میں خیر القروں کا پھر زمانہ آئے گا
مطمئن ہر شخص ہوگا اور نہ گھبرائے گا پھر
ظالموں کو مہدئ آخر زماں دینگے سزا
داد ہر مظلوم دبے کس بیگماں پائے گا پھر

پھر ہی پھر کے پھیر میں پھروایا ہم کو کس قدر
کوثری جی اس کے دم میں کون اب آئیگا پھر

صیغۂ اخوت

نبیؐ نے یہ فرمایا بالائے منبر
مسلماں۔ مسلماں کو بھائی بنائے
اخوت کا صیغہ پڑھے ہر مسلماں
کہ نفرت گھٹائے محبت بڑھائے
مسلمان یوں تو ہیں آپس میں بھائی
پہ ہر اک اخوت کا صیغہ پڑھائے

اخوّت کا صیغہ پڑھو تاکہ ہر اِک
بہشتِ بریں بعد مرنے کے پائے
اگر ایک بھائی ہو دوزخ کے لائق
اُسے دوسرا خُلد میں لے کے جائے
اخوّت میں ہیں سینکڑوں فائدے بس
کہ باہم اخوّت دلوں کو ملائے
یہ سُنکر صحابہؓ بنے بھائی بھائی
وہ اپنے ہوئے جو تھے پہلے پرائے
ابوبکرؓ بھائی عمرؓ کے بنے تھے
ابوذرؓ کے سلمانؓ بھائی کہلائے
بنے عبدالرحمان و عثمانؓ بھائی
کہ مقدادؓ عمارؓ کو دل سے بھائے

غرض سب صحابہؓ نے پھر پیروی کی
اخوّت کے چرچے سنے اور سنائے
نبیؐ نے بھی بھائی علیؓ کو بنا کر
طریقے اخوّت کے سب کو بتائے

بنو بھائی بھائی مسلمانو! تم بھی
محبّت کا تم کو مزا تاکہ آئے
اخوّت میں اسلام کی ہے ترقی
اخوّت جہنّم سے بے شک بچائے
رکھو یاد رسمِ اخوّت نبیؐ کی
بھولے سے کوئی بھی بھولے بھلائے

رکھو یاد مصرع یہی کوثرؔی کا
مسلماں. مسلماں کو بھائی بنائے

قوتِ ایمان

تھا کوئی اسلامیوں میں ایک شاہِ حق شناس
چڑھ کر اس پر آئے دشمن بیشمار و بے قیاس
لشکرِ اسلام کم تھا لشکرِ اعدا کثیر
فتح و نصرت کی بظاہر مومنوں کو تھی نہ آس
مشورہ باہم یہی ارکانِ دولت نے کیا
اب اطاعت کے سوا کوئی نہیں تدبیر راس

سُن کے جاسوسوں سے اہلِ کیں کا سامانِ حرب
غازیانِ دیں کے دل پر چھا گیا اک ابرِ یاس

شاہِ نصرت کام نے بیدل جو دیکھا فوج کو
شہر سے نکلا بدل کر وہ فقیرانہ لباس
دِل میں کہتا تھا کہ دیکھیں کس قدر مسلوک ہے
آج کل آپس میں قومِ اشرفِ مخلوقِ ناس
امتحانِ قوم جو منظور تھا از راہِ درد
ایک قریہ میں گیا پہنے ہوئے سلطاں پلاس
اہلِ عالم پر تھا عالم خواب کا چھایا ہوا
وقت آدھی رات کا تھا اور زمانہ تھا اُداس

دے کے دستک ایک در پر وہ شہِ بیدار بخت
یُوں پکارا کھولئے دروازہ اے گردُوں اساس
اے اخی اے صاحبِ خانہ ہو تم پر صد سلام
آیئے باہر مری کچھ آپ سے ہے التماس

صاحبِ خانہ زبس تھا صاحبِ ایمان و دین
تھا مسلماں اور اُس کو قومِ مسلم کا تھا پاس
دُختر و شمشیر و اسپ و زیور و نقد و طعام
الغرض سب کچھ وہ لیکر آیا جو تھا اُس کے پاس
اُس کی زوجہ بھی چلی شوہر کے پیچھے اس طرح
تھا چراغ ایک ہاتھ میں اور دوسرے میں تھا گلاس

ہو گیا مبہوت سلطان دیکھ کر یہ ماجرا
رہ گیا بس دم بخود اور اُڑ گئے ہوش و حواس
کچھ نہ آیا جب سمجھ میں بولا سلطاں اے اخی
ہے مجھے تیرے ارادے پر سفر کا التباس

گھر کے مالک نے کہا تُو نے صدا مجھ کو جو دی
تیرے نطقِ گلفشاں سے آئی باغِ دیں کی باس
ہے کوئی مردِ مسلماں گردشِ گردوں سے تنگ
تیرے طرزِ گفتگو سے یہ کیا میں نے قیاس
تیرے بے وقت آنے کو سمجھا میں امرِ احتیاج
اس لئے لایا ہوں مَیں سامانِ حفظ و احتراس

ہے یہی قرآن و ملت ہے یہی ایمان و دیں
کام آئے بھائی کے بھائی بوقتِ رنج و یاس
تجھ کو زر کی ہے اگر حاجت تو حاضر ہے یہ نقد
ہے اگر عریانیِ تن. تجھ کو بنوا دوں لباس
بھوک سے تکلیف ہو تو ماحضر حاضر ہے یہ
پیجئے پانی بھی اے بھائی اگر غالب ہے پیاس
ہے تجرد سے اگر زحمت، تو پھر ہے آج سے
میری بیٹی تیری زوجہ. میری زوجہ تیری ساس
درپئے آزار کوئی ہے تو رکھے اسپ و تیغ
تیرے دشمن سے لڑوں میں بےخطر مثلِ فراس
دیکھ کر اس کی اخوت شہ نے دل میں یوں کہا
ہے ابھی اقبال باقی کچھ نہیں خوف و ہراس

کھول کر دل دشمنوں سے بھِڑ اڑا وہ تاجدار
فتح پا کر رات دن کرتا رہا شکر و سپاس
غازیوں نے کی صفائی دشمنوں کی اس طرح
کوثریؔ بھوکے مویشی جس طرح چر جائیں گھاس



دِل سے خطاب

اے دِل ناعاقبت اندیش مستی تُو نہ کر
چند روزہ زندگی ہے زُعمِ ہستی تُو نہ کر
تیرے بھی پھر جائینگے دن ایک دن اے ہوشمند
کام کر کچھ اور فکرِ اوج و پستی تُو نہ کر

جب کہ میں کرنے لگا توبہ تو ساقی نے کہا
ترکِ رندی سے شرابِ ناب مستی تو نہ کر
کوثریؔ حد سے نہ بڑھ حُبِّ رسُول اللہ میں
بُت پرستی چھوڑ کر آدم پرستی تُو نہ کر

قطعۂ لاجواب

اک شخص نے علیؑ ولی سے یہ عرض کی
اے نائبِ رسُولِ خدا دامِ ظِلّکُم
بُوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں چین تھا
عثمانؓ کے بھی عہد میں لبریز تھا یہ خُم

کیوں آپ ہی کے دور میں جھگڑے پڑ گئے
میری تو عقل ہو گئی اس مسئلہ میں گم
کہنے لگے ہے یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات
اُن کے مشیر ہم تھے ہمارے مشیر تم

آسانیٔ اسلام

مشہور مصطفےٰؐ کا مؤذن بلالؓ تھا
جس کو اذان دینے میں حاصل کمال تھا
لیکن ادا وہ شین کو کرتا تو کس طرح
اہلِ حبش سے لحنِ عرب کا محال تھا

تتلی زبان سے شین کو کہتا تھا سین وہ
گویا کلیم عصر وہ لکنت مقال تھا
کرتے تھے روز اہلِ عرب نکتہ چینیاں
جن کو بلالؓ سُنکے حزین تھا نڈھال تھا
فرمایا ایک روز یہ اُمیؐ خطاب نے
جو جامع صفات و ہمایوں خصال تھا
منظور اسھد ہی ہے ہم کو بلالؓ کا
یہ سُنتے ہی بلالؓ کا زائل ملال تھا
اسلام کی سہولت و وسعت پہ غور کر
کیا لطفِ مصطفٰےؐ کرمِ ذوالجلال تھا
احکامِ شرعِ پاک گوارا تھے اسقدر
شیدا ہر ایک غیر بھی ہر ماہ و سال تھا

دینِ نبیؐ تھا سہل پہ دشوار کر دیا
وہ دفترِ خیال ہے جو ایک خال تھا
اہلِ غرض نے اس کو بڑھا کر گھٹا دیا
جس دیں میں کوثریؔ بخدا اعتدال تھا

اگر بہترین علمی ذخیرہ کے متلاشی ہیں تو

بہترین تحفہ سال نو

شاہی جنتری رجسٹرڈ ۲۱۸۶ء

مرتبہ و مولفہ حکیم سید ہاشم علی شاہ صاحب جیلانی موجد سرمہ شاہی رجسٹرڈ مالک کتبخانہ شاہی مطب جیلانی فیض باغ لاہور
جس کے متعلق مندرجہ ذیل علماء دین مذہب حقہ نے تحریراً و تقریراً پر زور سفارشیں فرمائی ہیں۔

اسمائے گرامی علماء کرام

(۱) عالیجناب حجۃ الاسلام سرکار شریعت مدار مولینا سید کلب حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر و الزمان لکھنو۔

(۲) عالیجناب حجۃ الاسلام سرکار شریعت مدار مولنا سید علی نقی قبلہ مجتہد العصر و الزمان لکھنو۔

(۳) رئیس الحفاظ جناب مولنا حافظ کفایت حسین صاحب قبلہ۔

(۴) رئیس الحفاظ جناب مولنا حافظ سید ذوالفقار علیشاہ صاحب جبلپور۔

(۵) جناب مولنا مولوی برکت علی صاحب جعفری گوجرانوالہ۔

(۶) جناب مولنا مولوی بشیر الملت مولانا محمد بشیر صاحب قبلہ فاتح ٹیکسلا۔

(۷) عالیجناب مولنا خواجہ محمد لطیف صاحب قبلہ انصاری سوگا۔

(۸) عالیجناب مصور جذبات قبلہ نور محمد نور کرد صیاوی مصنف قندیل نور (۹) عالیجناب مولنا مولوی سید محمد صاحب قبلہ خطیب اعظم دہلوی۔ (۱۰) عالیجناب سید الواعظین مولنا سید ابن حسن صاحب قبلہ نونہروی میرا (۱۱) عالیجناب شیر پنجاب مولانا مولوی مرزا احمد علی صاحب فیاالمرتسر (۱۲) عالیجناب ملک العلماء مولانا ابن محمد خان صاحب لکھیالوی (۱۳) عالیجناب حجۃ الاسلام سرکار شریعت مدار مولنا سید علی الحائری صاحب۔

مندرجہ بالا حضرات گرامی کے علاوہ بیشمار اصحاب نے تعریفی خطوط ارسال کئے ہیں۔ حجم ڈیڑھ سو صفحہ تقریباً ٹائیٹل پانچ رنگا۔ سالہ ۱۲ء ۲۹ قیمت فی جلد ۶ دیگر سنہ ۲۱ء کی جنتری بھی موجود ہے... شاہی جنتری پوری ڈاک بعوض روپیہ بذریعہ منی آرڈر آنے پر روانہ کی جاویگی۔

تیار کردہ زیر نگرانی عالی جناب حکیم سید ہاشم علی شاہ صاحب جیلانی موجد سرمہ شاہی و کشتہ شاہی

جسم کی تمام کمزوریوں کا زود اثر علاج قدرت الٰہی کا حیرت انگیز کرشمہ!

یعنی

قوّت ایسٹ شاہی

رجسٹرڈ ۲۱۹۰

مکمل خوراک دس روپے نمونہ دس خوراک پانچ روپے

المشتہر صاحبزادہ سید جعفر حسین شاہ جیلانی منیجر مطب جیلانی فیض باغ لاہور

سرمہ شاہی
رجسٹرڈ ۲۱۰
قیمت فی تولہ تین روپے

جریان و احتلام کا واحد علاج
شاہی حبّ مقصود
رجسٹرڈ
قیمت مکمل خوراک ۲۰ یوم چار روپے آٹھ آنے

مخصوص کمزوریوں کا واحد علاج
شاہی طلاء اکبر
رجسٹرڈ
قیمت فی شیشی وزن ۱ تولہ چار روپے

بے رونق چہرہ کو بارونق بنانے والا
شاہی حب [illegible]
رجسٹرڈ
قیمت مکمل خوراک للعہ